روزنامہ آغازِ جنگ لکھنؤ
ہفتہ 25/نومبر، 2023

قوّالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24/نومبر (پریس نوٹ) صوفیاے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر وفنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات وخصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔ قوالی وسماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ''دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت'' میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہء قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنالیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔ اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر سی یو ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر سی یو ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

Asre Hazir 25-11-23

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے، اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 نومبر (پریس نوٹ) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ©© ”دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت“ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہء قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی و یونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔

Aadab Telangana, 25-11-2023

قوّالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24رنومبر (پریس نوٹ) صوفیاے اکرام کے نزدیک سماع کی محفل میں شرکت کے لیے طلب ،عشق ،معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر وفنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے ۔اگر یہ صفات وخصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔قوالی وسماع کے لیے لازم ہے کہ دل ،روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔رضا ،جمال ،جلال ،محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہوسکتے۔ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ''دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت'' میں خطاب کرتے ہوئے کیا ۔انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے ۔انہوں نے شیخ سعدی ،مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس ،سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی ۔قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔سلسلہ قادریہ،شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے ۔مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے ۔اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین ،او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر سی یو سی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی ،ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر سی یو سی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

HAMARA SAMAJ

روزنامہ ہمارا سماج دہلی

25-11-2023

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 نومبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق ،معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر وفنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔ قوالی وسماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے ۔رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ''دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت'' میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے ۔انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے ۔سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے ۔مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے ۔اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر یو ی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی ،ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایٹ پروفیسر یو ی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

سیاسی افق دہلی 28-11-23

ڈاکٹر امام اعظم، ریجنل ڈائرکٹر کولکتہ، مانو کا انتقال

تعزیتی نشست میں رفقاء اور پروفیسر محمود صدیقی و پروفیسر اشتیاق احمد کے خطاب

حیدرآباد (پریس نوٹ) : ڈاکٹر امام اعظم ایک ادیب، شاعر، صحافی اور استاد کے علاوہ ایک اچھے انسان تھے۔ ان کا انتقال اردو یونیورسٹی کے لیے زبردست نقصان ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر صدیقی محمد محمود، وائس چانسلر انچارج نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی عمارت انتظامی کے کانفرنس ہال میں منعقدہ تعزیتی نشست کو مخاطب کر رہے تھے۔ اس نشست کا آج دوپہر اہتمام کیا گیا۔ قبل ازیں آج صبح مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر امام اعظم کا ان کی قیامگاہ واقع کولکتہ میں انتقال کر جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔ وہ کل تک بھی بدستور کولکتہ میں واقع مانو کے ریجنل سنٹر میں خدمات انجام دے کر گھر واپس ہوئے تھے۔ ڈاکٹر سید اعجاز حسن امام اعظم ولد مرحوم ایم زیڈ ایم ظفر فاروقی کی عمر 63 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ ڈاکٹر زہرہ شمائل، ایڈیٹر تمثیل نو کے علاوہ دو فرزندان اور ایک دختر شامل ہیں۔

پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے آج کی تعزیتی نشست میں ڈاکٹر امام اعظم کو ایک متحرک اور فعال ادبی شخصیت قرار دیا اور ان کی دفتری اور ادبی خدمات ناقابل فراموش قرار دیتے ہوئے یونیورسٹی کی جانب سے قرارداد تعزیت پڑھ کر سنائی۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے ڈاکٹر امام اعظم کے بارے میں بتایا کہ وہ ایک اچھے منتظم تھے۔ پروفیسر رضاء اللہ خان، ڈائرکٹر نظامت فاصلاتی تعلیم نے ان کے انتقال کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ وہ قلب کے عارضے میں مبتلا تھے۔ آج کی اس تعزیتی نشست میں اظہار خیال کرنے والوں میں پروفیسر نکہت جہاں، نظامت فاصلاتی تعلیم، پروفیسر فیض احمد، دربھنگہ، ڈاکٹر اعجاز اشرف، سری نگر؛ ڈاکٹر محمد احسن، بھوپال؛ ڈاکٹر ارشد اقبال، دربھنگہ؛ ڈاکٹر حسن الدین حیدر، پٹنہ؛ ڈاکٹر بدیع الدین، شعبۂ امتحانات بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر اعظم کی آخری رسومات کل ان کے آبائی مقام دربھنگہ میں بعد نماز جمعہ ادا کی جائیں گی۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، صدر شعبۂ عربی نے دعائے مغفرت کی۔ جناب غلام محمد عبداللہ، سیکشن آفیسر تعلیمات کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ آف لائن کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں موجود یونیورسٹی کے ریجنل ڈائرکٹرس، اساتذہ و عملہ کے ارکان نے آن لائن اجلاس میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔

سیاسی افق دہلی 28-11-23

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 /نومبر (پریس نوٹ) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر وفنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔قوالی وسماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سراور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ''دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت'' میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے۔

Urdu Action, 25-11-2023

قوّالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 رنومبر (پریس نوٹ) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت" میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی و یونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے ستار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔

اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر یوی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔

روزنامہ الحیات
26-11-2023

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ©"دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت"© میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی ویونسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار کی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔ اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر سی یو سی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر سی یو سی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

رہنمائے دکن

25 NOV 2023

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 رنومبر (پریس نوٹ) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت" میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آ جاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر یو ی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایٹ پروفیسر یو ی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

RD

اعتماد

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 رنومبر (راست) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت" کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آ جاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر یو ی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایٹ پروفیسر یو ی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

E

CS Scanned with CamScanner